سیّد افسر عبّاس زیدی

اِنتساب

میں اپنی اِس کتاب کو لیفٹیننٹ جنرل
(ریٹائرڈ) سیّد ذاکر علی زیدی ڈائریکٹر جنرل
انسٹیٹیوٹ آف سٹریٹجیک اسلام آباد کے
نامِ نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل
کرتا ہوں ۔ جن کی محبت میرے لیے
سرمایہ حیات ہے۔

اللہ کی امداد ابوطالبؑ ہیں — تائیدِ خدا داد ابوطالبؑ ہیں
ایمان میں ان کی محبت بے جا کیسی — ایمان کی بنیاد ابوطالبؑ ہیں

معترف قرآن کا ایک ایک سورہ ہو گیا
اہتمامِ ردِّ ہر اجماع و شوریٰ ہو گیا
حیدرِ صفدر ہوئے پیدا تو کعبے نے کہا
آج میرا مقصدِ تعمیر پورا ہو گیا

ادنیٰ سے بیاں رتبہ عالی نہیں ہوتا
مدّاح علیؑ کا کبھی غالی نہیں ہوتا
لفظوں سے ادا کیسے ہو تعریف علیؑ کی
کوزوں سے سمندر کبھی خالی نہیں ہوتا

کس کو پیاسا تو کسے چشمۂ جاری سمجھوں
سخت حیران ہوں کیا خالقِ باری سمجھوں
سامنے چہرۂ حیدر کے ہے فرقانِ کریم
کس کو قرآن بتاؤں کسے قاری سمجھوں

نمایاں دل کے احساسات کی تصویر کرتے ہیں
وفا کا نقش لوحِ سنگ پر تحریر کرتے ہیں
امیر المومنیں ہوتا ہے بس وہ ایک خوش قسمت
زچہ خانے کو جس کے دو نبی تعمیر کرتے ہیں

حق کا حقیقتاً مجھے حامل بنا دیا
محفل میں وجہِ رونقِ محفل بنا دیا
پیدا ہوئے علیؑ تو یہ بولا خدا کا گھر
تو نے مجھے طواف کے قابل بنا دیا

قائل نہ صرف میرے قلم کا کُمیتؒ ہے
کہتا ہر ایک آج یہ دشمن سمیت ہے
خالق کا جو ولی تھا وہ کعبہ میں آ گیا
اترا ہے بیت میں یہ کوئی اہلِ بیتؑ ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

لفظ اور معنی کا چولی دامن کا ساتھ ہے لیکن الفاظ اور مضامین کا اجتماع آب و آتش کا اجتماع ہے۔ بہت سے مضامین اتنے نازک مزاج ہوتے ہیں کہ غیر مناسب الفاظ کو برداشت بھی نہیں کر سکتے اور بہت سے الفاظ اتنے سست گام ہوتے ہیں کہ مضامین کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ لہٰذا کامیاب شاعری کی سب سے بڑی شرط ہی یہ ہے کہ نظم کئے جانے والے مضمون کے لئے مناسب ترین الفاظ کا انتخاب کیا جائے۔ مولانا افسر عباس زیدی عصرِ حاضر کے ان شاعروں میں ہیں جو اپنے مضامین کے لئے مناسب ترین الفاظ کا انتخاب بھی کرتے ہیں اور اپنے مصرعوں میں لفظوں کی نشست و برخواست کو اس طرح معین کرتے ہیں کہ ان کی مراد اور ان کی قدر و قیمت قاری تک خود بخود منتقل ہونے لگتی ہے۔ ان کے دو مختلف قطعات اس کی بہترین مثال ہیں۔

رک گیا رودلوِ اوصافِ جلی کہتے ہوئے
کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اُسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر
موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے
فقط اُسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دلِ نجس میں سمائی کبھی نہ حُبِّ علیؑ
کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

اچھا شعر لکھنے کی سب سے اہم شرط یہ ہے کہ وہ کیفیت جو شعر کہلواتی ہے وہ شعر میں منتقل ہو جائے۔ مشہور شعر ہے:

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم

اگرچہ یہ شعر حافظ کے اچھے اشعار میں شمار ہوتا ہے لیکن اس میں کیفیت کا صریح اور آشکارہ اظہار نہیں ہے جبکہ میرؔ کا یہ شعر کیفیت کی پوری عکاسی کرتا ہے۔

سراپا پہ جس جا نظر کیجئے
وہیں عمر ساری بسر کیجئے

مذکورہ بالا معروضات کی روشنی میں جہاں مضمون لطیف اور نادر ہو الفاظ اس مضمون کی ادائیگی کے لئے پوری طرح چوکس ہوں اور قاری تک وہ کیفیت بھی منتقل ہو رہی ہو جو شاعر پر خود شعر کہتے وقت طاری تھی اس شعر کے اچھے ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ مولانا افسر عباس زیدی کے جتنے قطعات کو مجھے مختلف اوقات میں سننے کی عزت حاصل ہوئی ہے ان میں بیشتر پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اس کی بہترین مثال ان کا یہ قطعہ ہے۔

علاجِ رنج و محن لا الٰہ الا اللہ
سکونِ روح و بدن لا الٰہ الا اللہ
حسینؑ ابنِ علیؑ کے کرم سے قائم ہے
بنائے اشہدان لا الٰہ الا اللہ

بنائے لا الٰہ تو بہت سے فارسی اور اردو کے شعرا نے نظم کیا ہے لیکن پورا جملہ پوری خوبصورتی کے ساتھ اس قطعہ کے علاوہ کہیں نہیں ملتا۔

یوں تو شہروں میں ہر وہ بات ہوتی ہے جو ہونی چاہئے لیکن بعض شہر اپنی بعض خصوصیات کے سبب پہچانے جاتے ہیں اور وہی خصوصیت ان کی وجہ شہرت بن جاتی ہے۔ دہلی مرحوم زبان کا شہر تھا اور لاہور جذبوں کا شہر ہے۔ مولانا افسر عباس دہلی کے رہنے والے ہیں اور لاہور کے باشندے ہیں ان کی یہی جغرافیائی نسبتیں ان کی شاعری کی رمز ہیں۔ زبان اور جذبہ کے امتزاج سے جتنی بھرپور شاعری مولانا کے قطعات میں ملتی ہے وہ کم نظیر ہے۔

افسر عباس زیدی کا علمی اور ادبی پس منظر ادبی اعتبار سے بہت وسیع ہے کہ

Presented By: www.ShianeAli.com

مدحِ جنابِ رسالت مآبؐ

اُنہی کے نور سے روشن یہ چاند تارے ہیں
اُنہی کے واسطے یہ اہتمام سارے ہیں
کتاب و مصحف و عرش و سراج و لوح و قلم
یہ سب جمالِ محمدؐ کے استعارے ہیں

رہِ وفا کے نبی اولین سالک ہیں
خدائے پاک کے محبوب مع ذالک ہیں
نہیں ہے چیز کوئی اُن کی مِلک سے باہر
ہر ایک شے کے بحکمِ خدا وہ مالک ہیں

جھلک ہے نورِ نبی کی فلک نشینوں میں
ہے اُن کا عکس عیاں اِن کی بھی جبینوں میں
نہیں ہیں صرف ستارے ہی فیض یاب اُن سے
یہ مہر و ماہ بھی ہیں اُن کے خوشہ چینوں میں

Presented By: www.ShianeAli.com

نور رکھا، روشنی رکھا کہ ہالہ رکھ دیا
تھی بلندی سے جو نسبت نام اعلیٰ رکھ دیا
درحقیقت مصطفیٰؐ کے جسم کا سایہ تھا وہ
نام جس کا اہلِ دنیا نے اجالا رکھ دیا

بے کار ہے سوال ہی اُن کے جواب کا
وہ ہیں مجسمہ کرمِ بے حساب کا
دنیائے ممکنات میں سب کچھ سہی مگر
ہمسر نہیں ہے کوئی رسالت مآبؐ کا

اُنہی کے صدقہ میں چشمے کرم کے جاری ہیں
اُنہی کا فیض ہے یہ برکتیں جو ساری ہیں
وہ قدسیانِ فلک ہوں کہ جن و اِنس و ملک
درِ رسولِ خدا کے سبھی بھکاری ہیں

نبیؐ کے فیض سے دنیائے ممکنات بنی
غم و نشاط بنے موت اور حیات بنی
اُنہی کے صدقہ میں پیدا ہوئے ہیں جن و بشر
یہ سب اُنہی کا کرم ہے جو کائنات بنی

وہی تو منظرِ ہستی کو ہیں سنوارے ہوئے
اُنہی کے رخ پہ سے صدقہ ہیں یہ اتارے ہوئے
جمالِ نورِ محمدؐ کے خوشہ چیں ہیں تمام
یہ کہکشاں ہوئی، سورج ہوا، ستارے ہوئے

جو عکسِ رخ تھا اُسے آفتاب کہتے ہیں
وہ خاکِ پا ہے جسے ماہتاب کہتے ہیں
ہے ایک قطرہ پسینے کا وہ محمدؐ کے
جسے ہم اپنی زباں میں گلاب کہتے ہیں

Presented By: www.ShianeAli.com

نگاہِ اہلِ خرد میں وہ ارجمند ہوا
جو اُن کا ہو گیا حق کو وہی پسند ہوا
محمدؐ عربی کے حضور اے افسر
جھکا جو جتنا وہ اتنا ہی سربلند ہوا

حق کی نظر میں اُن کی اہم لاج ہو گئی
اور حیثیت بلند بہت آج ہو گئی
جو لفظ صَرف ہو گئے مدحِ حضورؐ میں
سچ پوچھئے تو ان کو بھی معراج ہو گئی

ذات جس کی وجہِ خلقِ عالمِ ایجاد ہو
جس کے صدقہ میں جہانِ کن فکاں آباد ہو
اُس کو یہ جبریل کیا آکر پڑھائے گا سبق
جس کے شاگردوں میں خود جبریل کا استاد ہو

کبھی امام کبھی وہ رسولؐ ہوتا ہے
پیام حق کا اُسی سے وصُول ہوتا ہے
بشر کی شکل میں آتا ہے آسمان سے وہ
کلامِ پاک کا یوں بھی نزول ہوتا ہے

سرکار کا جہان میں ہمسر نہیں کوئی
ہم پایۂ برادرِ حیدر نہیں کوئی
سچ تو یہ ہے کہ کار گہہِ کائنات میں
رتبہ میں مصطفیٰؐ کے برابر نہیں کوئی

دل پر تیرے انوار کی بارش ہو جائے
خاصانِ الٰہی کی نوازش ہو جائے
آغوش میں لے لے تجھے خود رحمتِ حق
حاصل جو محمدؐ کی سفارش ہو جائے

Presented By: www.ShianeAli.com

پائے مولائے جہاں حق کی قسم چومے ہیں
قدمِ حضرتِ سلطانِ امم چومے ہیں
فخریہ کہتی ہوئی منزلِ معراج آئی
میں نے سرکارِ دو عالم کے قدم چومے ہیں

جس کے ساحل کا کسی رخ سے اشارہ نہ ملے
ختم ہوتا ہوا اُس کا کہیں دھارا نہ ملے
ذاتِ پیغمبرِ اسلام ہے وہ بحرِ علوم
عقلِ انساں کو کہیں جس کا کنارہ نہ ملے

چشمِ ایماں کو محمدؐ یہ دکھا دیتے ہیں
اپنے قدموں کے تصرّف کا پتہ دیتے ہیں
عرش ہی کو وہ بناتے نہیں بس فرش اپنا
فرش پہ چل کے اسے عرش بنا دیتے ہیں

آپ کے عرفان ہی کا حق پسندی نام ہے
ہوش مندی، ارجمندی، عقلمندی نام ہے
وہ جگہ کہلائی پستی جو رہی قدموں سے دور
اور جہاں پہنچے حضور، اس کا بلندی نام ہے

یہ بات کہنے سب اہلِ نوشت و خواند لگے
کہ اِس کے سامنے سارے چراغ ماند لگے
بنا گئی اسے پرنور خاکِ پائے نبی
کرم ہے اُن کا جو سورج کو چار چاند لگے

شانِ خرامِ ناز دکھاتے چلے گئے
تابانیوں کو اُن کی بڑھاتے چلے گئے
قدموں سے اپنے منزلِ معراج میں رسول
تاروں کو چار چاند لگاتے چلے گئے

Presented By: www.ShianeAli.com

کب ذاتِ محمدؐ کی بلند آج ہوئی ہے
یہ روزِ ازل دہر کی سرتاج ہوئی ہے
سچ پوچھئے تو چوم کر اُن کے قدمِ پاک
خود منزلِ معراج کو معراج ہوئی ہے

مدح حضرت علیؑ

Presented By: www.ShianeAli.com

اگرچہ اُس سے تجھے بغض ہے کدورت ہے
مگر وہ دین کی سب سے اہم ضرورت ہے
ہے اُس کے رخ کی زیارت عبادتِ خالق
خبر ہے کچھ کہ علیؑ کتنا خوبصورت ہے

نہ دیکھا تو نے کہ اُس سے تجھے کدورت ہے
وگرنہ وہ تو عیاں آئینے کی صورت ہے
علیؑ کے حقِ خلافت کو ماننے کے لئے
ذرا سے جذبہِ انصاف کی ضرورت ہے

مختلف اجزا نہیں پورا شمارہ پڑھ لیا
نقطہ نقطہ‘ سورہ سورہ‘ پارہ پارہ‘ پڑھ لیا
چہرۂ حیدرؑ تو کیا آیا نظر یوں جانئے
دم زدن میں آپ نے قرآن سارا پڑھ لیا

دل اِن کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا
اور جوش عقیدت کا اُسے چڑھتا تھا
جب سامنے آتا تھا علیؑ کے قرآن
معلوم نہیں کون کسے پڑھتا تھا

ایک تو ہے مصحفِ حق جو سراپا ہوش ہے
دوسرا انساں ہے جو مصحف سے ہم آغوش ہے
ہے کلامِ پاک اور حیدر میں بس اتنا سا فرق
ایک ہے قرآنِ ناطق دوسرا خاموش ہے

تجھے بھی پھر شعورِ جذبہِ انصاف ہو جائے
تیرا دل بھی مثالِ آئینہ شفاف ہو جائے
علیؑ کے عشق سے چھٹتے ہیں بادل بت پرستی کے
نکل آئے جو یہ سورج تو مطلع صاف ہو جائے

Presented By: www.ShianeAli.com

اِس آئینے میں شفاف نظر آتا ہے
رخ حقیقت کا بت صاف نظر آتا ہے
خود پیمبر جسے فرمائیں وہی ہے ناتَب
اک یہی پہلوئے انصاف نظر آتا ہے

مئے نفاق سے جو شخص مست ہوتا ہے
بلند بھی نظر آئے تو پست ہوتا ہے
علیؑ کے غیر کو دیکھے جو چشمِ الفت سے
وہ حق پرست نہیں بت پرست ہوتا ہے

سر وہ نغماتِ مودۃ پہ نہیں دُھن سکتا
اور گل ہائے کمالات نہیں چُن سکتا
ہے منافق کی یہ پہچان کہ ٹھنڈے دل سے
میرے مولا کی وہ تعریف نہیں سُن سکتا

تبلیغ کے شعبے میں سبکدوش رہا ہے
تنہا سببِ تکملہِ ہوش رہا ہے
پر لائے کہاں سے وہ لب و لہجہِ حیدر
قرآن بھی کچھ سوچ کے خاموش رہا ہے

دستِ حق سے مئے عرفاں کا سبو لیتا ہوں
لذّتِ مے کدہِ عالمِ ھُو لیتا ہوں
جب میرے سامنے ہو نقشِ کفِ پائے علیؑ
فرش پہ بیٹھ کے میں عرش کو چھو لیتا ہوں

فضائے گلشنِ جنت کی سیر چاہتا ہے
اور احترامِ علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کرلے کچھ اِس اپنی شر پسندی کا
بروزِ حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

صہبا ہے کسی بزم کی، پیمانہ کہیں کا
سرخی ہے کہیں اور کی، افسانہ کہیں کا
حیدر کا محب اور فدائے رخِ اغیار
پھر بنتا بھی ہشیار ہے، دیوانہ کہیں کا

با وصفِ کمالِ ہمہ دانی نہیں آتے
ذہنوں میں مفاہیم نہانی نہیں آتے
حق مدحتِ حیدر کا ادا ہو بھی تو کیونکر
الفاظ کے قابو میں معانی نہیں آتے

منفردِ صاحبِ توقیر کسے کہتے ہیں
حاملِ قدرتِ تحریر کسے کہتے ہیں
لکھ کے محشر میں جو پروانۂ جنت دے دے
اور پھر کاتبِ تقدیر کسے کہتے ہیں

زباں سے نامِ علیؑ بالعموم لیتا ہوں
سکون میں سرِ بابِ علوم لیتا ہوں
خیال جب بھی مجھے مرتضیٰ کا آتا ہے
نجف کی خاک تصور میں چوم لیتا ہوں

میں رسمِ مہر و محبت کو عام کر دوں گا
تمام اہلِ جفا کو تمام کر دوں گا
علیؑ علیؑ کی صدائے حلال سے اکثر
مقصرین کا جینا حرام کر دوں گا

جاں بلب، کیف بہ دل، فرق بکف، جاتا ہوں
اک نئی شان سے مولاؑ کی طرف جاتا ہوں
لوگ سنتا ہوں مہینوں میں پہنچتے ہیں وہاں
میں تو ہر سانس میں سو بار نجف جاتا ہوں

Presented By: www.ShianeAli.com

شہرِ یثرب سے بعد عزّ و شرف جاتا ہے
کربلا ہوتا ہوا سُوئے نجف جاتا ہے
بند آنکھیں کیے تو اِس پہ چلا جا اے دوست
ہاں یہی راستہ جنت کی طرف جاتا ہے

اُنہی کے حکم سے نبضِ حیات چلتی ہے
اُنہی کے گرد کرم کی برات چلتی ہے
وہ جس کو چاہتے ہیں اذنِ خلد دیتے ہیں
وہاں بھی میرے ہی مولاؑ کی بات چلتی ہے

جو راز آشکار ہوا اِنّمَا کے بعد
سمجھا ہوں میں تصرّفِ فکرِ رسا کے بعد
اللہ اور علیؑ میں بس اتنا سا فرق ہے
وہ مصطفیٰؐ سے پہلے ہے یہ مصطفیٰؐ کے بعد

بلند اپنا جہاں میں مقام کرتا جا
زمیں پہ رہ کے فلک پر خرام کرتا جا
درود پڑھ کے تصوّر میں لا فضائے نجف
پھر اُس کو جھک کے ادب سے سلام کرتا جا

تن میں ہے جتنا زور وہ سارا لگائیے
اور ساتھیوں کو کر کے اشارہ لگائیے
پھر بار بار مردِ مقصّر کے سامنے
مولا علیؑ کے نام کا نعرہ لگائیے

لے کے جو بغضِ شہنشاہِ نجف جاتا ہے
ہو کے دنیا سے وہ محرومِ شرف جاتا ہے
اُس کی منزل کے تعیّن میں تذبذب کیسا
صاف ظاہر ہے جہنم کی طرف جاتا ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

مدحِ آلِ محمدؐ

باطل اگر ہے آپ کو مرغوب جایئے
بن کر جہاں سے بندۂ معتوب جایئے
مت بیٹھئے سفینۂ آلِ رسولؐ میں
ہے ڈوبنے کا شوق تو پھر ڈوب جایئے

جو کام آئے ہر اک منزل پہ وہ سوغات ملتی ہے
بِلا چون و چرا، شام و سحر، دن رات ملتی ہے
درِ آلِ محمدؐ سے بصد لطف و کرم افسر
زمانے کو شعورِ خیر کی خیرات ملتی ہے

حق کے معیار پہ جو فرد تھا پورا اترا
برخلافِ روشِ ملّتِ شوریٰ اترا
مدحتِ پنجتنِ پاک میں جب تو افسر
عرش سے لے کے مَلک دَھر کا سورہ اترا

Presented By: www.ShianeAli.com

ادا فریضۂ خدمت بہ شوق و ذوق کریں
پسند دل سے اطاعت کا اُن کی طوق کریں
وہ اہلِ بیتِ محمدؐ ہیں صرف اے افسرؔ
ملائکہ جنہیں جھک کر سلام شوق کریں

نجف میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
آلِ رسولِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

آل کا جس کے لئے آج بہم سایہ ہے
کل اُسی کے لئے خالق کا کرم سایہ ہے
جس پہ سایہ ہے یہاں آلِ عبا کا افسرؔ
انبیا کا وُہی فردوس میں ہمسایہ ہے

اُنہی کے زیرِ نگیں ہر دیار لگتا ہے
وہ اِن کا عہد ہے جو استوار لگتا ہے
بچائیں گے تجھے طوفاں سے اہلِ بیتِ رسول
اِنہی کا ہے وہ سفینہ جو پار لگتا ہے

وہ دُور کر کے سب اپنے عیوب جاتا ہے
کہ سُوئے منزلِ فتحِ قلوب جاتا ہے
اُسی کی ناؤ تو لگتی ہے جا کے ساحل پر
جو عشقِ آلِ محمدؐ میں ڈوب جاتا ہے

نجس اذہان کی کچھ ہمت افزائی نہیں ہوتی
برائے منکرِ حق بزم آرائی نہیں ہوتی
درِ آلِ محمدؐ پر جلی حرفوں میں لکھا ہے
یہاں ناپاک ذہنوں کی پذیرائی نہیں ہوتی

Presented By: www.ShianeAli.com

حق شناسانِ درِ خاصہِ باری نکلے
اپنے احوال پہ کرتے ہوئے زاری نکلے
جن کو سب لوگ سمجھتے تھے فرشتے افسر
وہ درِ آلِ محمدؐ کے بھکاری نکلے

اُس کو روشِ حق کسی پہلو نہیں آتی
انصاف کی ہاتھ اس کے ترازو نہیں آتی
جو داخلِ گلزارِ مودۃ نہیں ہوتا
اُس شخص سے ایمان کی خوشبو نہیں آتی

ثنا میں ان کی مکمل جو بیت ہو جائے
نثار خلد مشیّت سمیت ہو جائے
بلائیں لے ترے رخ کی جہانِ عمرِ ابد
جو تو فدائے غمِ اہلِ بیت ہو جائے

اُس شخص سے حق ناخوش و آزردہ ہے
قانونِ خدا اُس کا ستم خوردہ ہے
کرتا نہیں جو آلِ محمدؐ سے وفا
زندہ بھی نظر آئے تو وہ مردہ ہے

نہ صرف ذہن سے رفعِ شکوک کرتے ہیں
عطا گدا کو شکوہِ ملوک کرتے ہیں
ہیں اہلِ بیت وہ محسن جو دشمنوں تک سے
خود اُن کے ظرف سے بڑھ کر سلوک کرتے ہیں

مت جھوٹے رہبروں کا قبیلہ بنائیے
اک مرکزِ صفاتِ جمیلہ بنائیے
دربارِ کبریا میں رسائی کا گر ہے شوق
آلِ نبی کو اپنا وسیلہ بنائیے

Presented By: www.ShianeAli.com

تفقہِ جہانِ ہمہ دانی نہیں ملتے
قرآن کے اسرارِ نہانی نہیں ملتے
جو آلِ محمدؐ سے گریزاں رہیں اُن کو
الفاظ تو ملتے ہیں معانی نہیں ملتے

○

گروہِ اہلِ حق میں ہو کے وہ محسوب جاتا ہے
جہاں سے بن کے حق کا بندہِ محبوب جاتا ہے
یہ بحرِ بے کنارِ عشقِ اہلِ بیت ہے افسر
وہی بس پار لگتا ہے جو اِس میں ڈوب جاتا ہے

○

آدمی کے پاس چاندی ہو نہ سونا چاہیے
اور نہ سونے کے لئے اُس کو بچھونا چاہیے
زندگی کے مرحلہ میں ساتھ ہو کچھ یا نہ ہو
ہاتھ میں دامانِ اہلِ بیت ہونا چاہیے

○

خدا شناس جو ہو وہ دماغ ملتا ہے
ہر ایک گام پہ روشن چراغ ملتا ہے
ہیں اہلِ بیتِ محمدؐ ہی رہنمائے جہاں
اُنہی سے منزلِ حق کا سراغ ملتا ہے

○

انوار نہ ہوتے خس و خاشاک نہ ہوتے
ہوتی نہ زمیں اور یہ افلاک نہ ہوتے
ملتے نہ کہیں شش جہتِ عالمِ امکاں
دنیا میں اگر پنجتنِ پاک نہ ہوتے

○

جو ساتھ دے پیہم وہ خزینہ نہ ملے گا
لطف و کرم شاہِ مدینہ نہ ملے گا
کشتی سے نہ کر آلِ محمدؐ کی کنارہ
پھر تجھ کو کوئی ایسا سفینہ نہ ملے گا

○

Presented By: www.ShianeAli.com

بشر کی مغفرت کا اُس میں پوشیدہ اشارہ ہے
وہ بخشش کا بہت مضبوط و مستحکم سہارہ ہے
جو اہلِ بیتِ احمد ہیں وہ ہیں اک ایسی کشتی جو
سفینہ کا سفینہ ہے کنارے کا کنارہ ہے

علوم جس طرح محفوظ ہیں مدینہ میں
جواہرات ہیں سارے اِسی خزینہ میں
سوارِ کشتیِ آلِ نبی نہیں ہم ہی
جناب نوحؑ بھی ہیں خود اِسی سفینے میں

حریمِ قربتِ پروردگار میں پہنچا
نبی تو سارے جہاں اُس دیار میں پہنچا
نصیب جس کو ہوا قربِ اہلِ بیتِ نبی
وہی تو رحمتِ حق کے جوار میں پہنچا

پُر سکوں یہ روشِ گردشِ حالات کہاں
یہ تیقن کی فضائیں یہ عنایات کہاں
یوں تو اِس بحرِ جہاں میں ہیں سفینے لاکھوں
کشتیِ آلِ محمدؐ کی مگر بات کہاں

سر جھکائے درِ آل پر آیئے
نعمتِ خُلد معبود سے پایئے
اور منظور گر یہ نہیں ہے تو پھر
آپ دوزخ میں تشریف لے جایئے

نعمت ہو جس میں کوئی یہ وہ مائدہ نہیں
اِس میں کوئی اصول نہیں قاعدہ نہیں
بے حُبِّ اہلِ بیت جہاں میں تمام عمر
پڑھتے رہو نماز کوئی فائدہ نہیں

Presented By: www.ShianeAli.com

زمیں پہ عرش سے پیغامِ کردگار اُترا
علوم و حکمت و دانش کا شاہکار اُترا
کلامِ حق کی ہیں تجسیم چودہ معصومینؑ
اب آپ سوچ لیں قرآن کتنی بار اُترا

نصیب اَزل سے رہے منزلت جلیلہ ہے
جدا تمام زمانہ سے یہ قبیلہ ہے
جو دم زدن میں ملا دے خدا سے بندہ کو
نبیؐ کی آل ہی وہ منفرد وسیلہ ہے

کبھی یثرب تو کبھی کرب و بلا پہنچا ہوں
اور کبھی نزدِ درِ عقدہ کُشا پہنچا ہوں
الفتِ آل کے جادے پہ چلا ہوں جب بھی
دم زدن میں درِ فردوس پہ جا پہنچا ہوں

سخن بنا ہے تو اہلِ سُخن کے صدقے میں
چمن کھِلا ہے بہارِ چمن کے صدقے میں
ہے ایک یہ بھی تو سرکارِ دو جہاں کی حدیث
کہ شش جہات بنے پنجتن کے صدقے میں

خود میں بھی صفت کوئی جمیلہ نہیں رکھتا
اور جس کی ہو بخشش وہ قبیلہ نہیں رکھتا
محروم رہے گا چمنِ خلدِ بریں سے
جو آلِ محمدؐ کا وسیلہ نہیں رکھتا

وہ بزمِ اہلِ خرد کا جلیس ہوتا ہے
عقیدہ اُس کا نہایت نفیس ہوتا ہے
ولائے آل کی دولت ملے جسے وہ شخص
غریب ہوتے ہوئے بھی رئیس ہوتا ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

بفیضِ پنجتنِ پاک و اہلِ بیت ملے
رضائے خالقِ ارض و سما سمیت ملے
جو مدحِ آلِ محمدؐ میں تو کہے اشعار
ہر ایک بیت پہ جنت میں تجھ کو بیت ملے

یوں حاملِ صفاتِ جمیلہ نہیں کوئی
اِتنا بلند بام قبیلہ نہیں کوئی
خالق کی معرفت کے لئے اِس جہان میں
جز اہلِ بیت پاک وسیلہ نہیں کوئی

ہر دل کے لئے جلوہ نمائی نہیں ہوتی
ہر شیشے کی قسمت میں صفائی نہیں ہوتی
یہ بارگہِ معرفتِ آلِ نبی ہے
یاں ہر کس و ناکس کی رسائی نہیں ہوتی

پنہاں اسی میں خیر کی کل کائنات ہے
یعنی ہزار باتوں کی یہ ایک بات ہے
دامانِ آلِ احمدِؐ مختار تھام لو
جس راہ پر چلو وہی راہِ نجات ہے

جبیں کا اُس کی نوشتہ دکھائی دیتا ہے
تو جبرئیل سے رشتہ دکھائی دیتا ہے
جو اہلِ بیتِ محمدؐ کا خاص ہوتا ہے
مجھے وہ شخص فرشتہ دکھائی دیتا ہے

ہوں قدم اُن کے جہاں اُس [illegible]
باتِ یہ اہلِ سماوات [illegible]
عام خدام جو ہیں آل کے [illegible]
خادمِ خاص جو ہیں ان کو [illegible]

Presented By: www.ShianeAli.com

خم سرِ تسلیم پیشِ حکمِ داور کر دیا
اور خود کو ہمسرِ خورشیدِ خاور کر دیا
کیسا وہ بالغ نظر ہے جس نے اہلِ بیتؑ کی
رشکِ قرآں صورتوں پر دل نچھاور کر دیا

جو تیری موت ہے وہ بھی حیات بن جائے
تو مستحقِ فلاح و نجات بن جائے
جو کر لے حفظ تو قرآنِ عشقِ آلِ نبی
بگڑ چکی ہے جو تیری وہ بات بن جائے

جو کیا ہے ظاہری اسلام نے، آجائے گا
ہر منافق کا گریباں تھامنے آجائے گا
جس نے چھپ کر بھی کیا ہے آلِ احمد پر ستم
وہ بروزِ حشر کھل کر سامنے آجائے گا

جو ہے عزیز وہی شے وصول کرتا ہے
عمل مطابقِ روحِ اصول کرتا ہے
جو عشقِ آلِ محمدؐ میں ڈوب کر ہوں ادا
خدا بس ایسی نمازیں قبول کرتا ہے

جو مرتضوی اور حسینی حسنی ہے
اِس بزمِ جہاں میں وہی قسمت کا دھنی ہے
بارہ ہیں امام اُس کے تو معصوم ہیں چودہ
پھر اس پہ یہ خوبی ہے کہ وہ پنجتنی ہے

سدا مرغوب جس کو عقل کا بطلان ہوتا ہے
وہی تو دشمنِ پیغمبرِ ذی شان ہوتا ہے
کبھی آلِ محمدؐ سے محبت کر نہیں سکتا
کہ وہ منجملۂ ذرّیتِ شیطان ہوتا ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

جو حقیقت پر ہو مبنی وہ کہانی چاہیے
ختم جو ہرگز نہ ہو وہ زندگانی چاہیے
عمر اپنی عشقِ اہلِ بیت میں کیجے بسر
آپ کو گر زندگیِ جاودانی چاہیے

مدحِ امامت و حسنینؑ

Presented By: www.ShianeAli.com

جو حقیقت پر ہو مبنی وہ کہانی چاہیے
ختم جو ہرگز نہ ہو وہ زندگانی چاہیے
عمر اپنی عشقِ آلِ بیت میں کیجے بسر
آپ کو گر زندگیِ جاودانی چاہیے

مدحِ امامت و حسنینؑ

Presented By: www.ShianeAli.com

وہ جس کا درِ علم پہ ڈیرا نہیں ہوتا
دُور اُس کے مقدّر کا اندھیرا نہیں ہوتا
جس پر نہ پڑیں مہرِ امامت کی شعاعیں
اُس ذہن کی قسمت میں سویرا نہیں ہوتا

گردش میں مئے عشق کے پیمانے رہیں گے
لب پر طلبِ حسن کے افسانے رہیں گے
ہو لاکھ کوئی شمعِ امامت کا مخالف
پروانے تو پروانے ہیں پروانے رہیں گے

خدا کا شکر میرے لب پہ اقرارِ امامت ہے
اِس اقرارِ امامت سے مرا ایماں سلامت ہے
سُبک اِس کو سمجھتے ہیں بہت افراد، حالانکہ
یہ انساں کے صحیح الفکر ہونے کی علامت ہے

ہر ایک مرکزِ ادراک و استفادہ ہے
جمالِ ذوق کا پیکر ہے نور زادہ ہے
حسنؑ حسینؑ ہی جیسے ہیں اِس میں سارے امام
حُسین کتنا امامت کا خانوادہ ہے

بصد یقین و بلا شک و ریب جانتا ہے
ہر ایک چیز کا وہ حُسن و عیب جانتا ہے
امام کھولے نہ کیوں کائنات کے اَسرار
خدا کے فضل سے وہ عِلمِ غیب جانتا ہے

ممنون ہیں فروع بھی اُس کے اصول بھی
روحیں بھی فیض یاب ہوئی ہیں عقول بھی
میرا ہر ایک امام زمانے میں علم کا
گلزار بھی ہے، شاخ بھی، خوشبو بھی، پھول بھی

Presented By: www.ShianeAli.com

جسمِ ناری جو ہے اک طرح سے نوری ہو جائے
اور پھر خوبیِ انجام ضروری ہو جائے
تو اگر خلد کے شہزادوں کا بن جائے غلام
مغفرت کی جو تمنّا ہے وہ پوری ہو جائے

فرزند منفرد ہیں علیؑ و بتولؑ کے
ہیں پاسباں نظامِ فروع و اصول کے
اِک کردگارِ امن ہے اک داورِ جہاد
معجز نما ہیں دونوں نواسے رسولؐ کے

پسند دشتِ جہالت کی دھول فرمائیں
جناب شوق سے خونِ اصول فرمائیں
نہیں ہے عشق جو جنت کے شاہ زادوں سے
تو پھر عذابِ جہنم قبول فرمائیں

اِن جیسی نہیں ہے کسی انسان کی صورت
بے مثل ہیں یہ سورۂ رحمٰن کی صورت
زہراؑ کے کسی چاند کا کر لیجئے دیدار
دیکھی نہ ہو گر آپ نے قرآن کی صورت

جو بھی تھے ازروئے دنیا پیارے پیارے واسطے
اُن کی خاطر رَد کئے ہم نے وہ سارے واسطے
صدقِ دل سے کی اِرم کے شاہ زادوں سے وفا
ہم ہیں جنت کے لئے جنت ہمارے واسطے

ناز برادرِ امامین نظر آتے ہیں
عبدِ شہزادیِ کونین نظر آتے ہیں
لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب ہیں فرشتے افسر
مجھ کو تو خادمِ حسنین نظر آتے ہیں

Presented By: www.ShianeAli.com

ہیں اِن کے دونوں پسر دو جہاں کی زینت و زین
بہارِ علم کے پیکر ہیں مثلِ شاہِ حُنین
کتاب عرش سے زہراؑ کی گود میں اُتری
کبھی بصورتِ شبرؑ کبھی بشکلِ حسینؑ

چونکہ تھی پیشِ نظر حق کی حمایت، اُتری
اور دکھلاتی ہوئی راہِ ہدایت اتری
ہیں وہ بس احمدؐ و زہراؑ و علیؑ و حسنینؑ
جن کی تعریف میں تطہیر کی آیت اتری

تمیز کر کے خوبی و زشتی میں، بیٹھ جا
پہلوئے رہروانِ بہشتی میں بیٹھ جا
ایسا نہ ہو کہ گھیر لے طوفاں کوئی تجھے
جلدی سے اہلِ بیت کی کشتی میں بیٹھ جا

مدحِ امامِ حسنؑ

Presented By: www.ShianeAli.com

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے
دینِ خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار
پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا
خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہو گئیں فوراً
حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

بن کے دنیا میں نمائندۂ ایزد آیا
خود اَب و جد نے کہا فخر اَب و جد آیا
اُس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ
شکلِ انسان میں جب خُلقِ محمدؐ آیا

گرچہ اندازِ حیات اُس کا بہت سادہ ہے
صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دل دادہ ہے
آپ کو فاطمہ زہراؑ یہ مبارک ہو کہ آج
آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا
باعث بنی تحفظِ اُمُّ الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلحِ حسنؑ کا نام
دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہو
تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہو
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں
شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہو

Presented By: www.ShianeAli.com

دشمنِ جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے
پیکرِ ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا
یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

مدحِ امامِ حسینؑ

Presented By: www.ShianeAli.com

ہمدرد اُس کا کوئی فرشتہ نہیں رہا
بخشش کا اُس کے حق میں نوشتہ نہیں رہا
مربوط ہو کے رہ گیا وہ اہلِ نار سے
جس کا غمِ حسینؑ سے رشتہ نہیں رہا

○

وہ بے جواز نہیں با جواز پڑھتی ہے
بہ اتباعِ رسولِ حجاز پڑھتی ہے
وضو جو کرتی ہے اشکِ عزا سے اے افسر
وہ آنکھ ہی تو وفا کی نماز پڑھتی ہے

○

زورِ جلّاد کا کچھ بھی نہ چلا کاٹ دیا
سرِ دشمن کو سرِ دشتِ بلا کاٹ دیا
صبرِ شبیر نے دی ظلم کو اعدا کے شکست
یعنی مقتول نے قاتل کا گلا کاٹ دیا

○

وردِ زباں ہے صلِّ علیٰ جا رہا ہوں میں
سوئے دیارِ کرب و بلا جا رہا ہوں میں
کیفیتِ سفر سے مسلسل ہے واسطہ
بیٹھا ہوا ہوں پھر بھی چلا جا رہا ہوں میں

○

جو پڑ چکے ہیں جگر میں وہ داغ روشن کر
لگا لے نور سے لَو اور دماغ روشن کر
اگر لحد کے اندھیرے کا خوف ہے تجھ کو
غمِ حسینؑ کا دل میں چراغ روشن کر

○

جب تا بہ زباں نامِ حسینؑ آتا ہے
ہمراہ لئے شیون و شین آتا ہے
میں تذکرہ شاہِ شہیداں سن کر
بے چین جو ہوتا ہوں تو چین آتا ہے

○

Presented By: www.ShianeAli.com

نگہِ حق میں ترا مرتبہ اعلیٰ ہو جائے
اور حوالے ترے جنت کا قبالہ ہو جائے
ہو اگر خاکِ شفا پر ترا کامل ایماں
تیری بیماری کا دم بھر میں ازالہ ہو جائے

معلوم بھی ہے تجھ کو کہ کیا چاہتا ہے تو
پیمانۂ شرابِ بقا چاہتا ہے تو
دل میں بسا لے مالکِ خاکِ شفا کا درد
گر واقعی مرض سے شفا چاہتا ہے تو

اُس کی نظروں میں بُری بزمِ عزا ہوتی ہے
یہ وہ خدمت ہے جو محرومِ جزا ہوتی ہے
وہی بن جاتا ہے شہزادۂ جنت کا عدو
جس کی قسمت میں جہنم کی سزا ہوتی ہے

وہی فدائے فروع و اصول ہوتا ہے
اُسے مقامِ شہادت قبول ہوتا ہے
اُسی کو سچی مسرت ملی ہے دنیا میں
غمِ حسینؑ میں جو دل ملول ہوتا ہے

چمن سے لحد کہاں کوئی بھلا کٹتا ہے
ہو کے محصورِ بیابانِ بلا کٹتا ہے
ہے بہت پیرویِ شاہِ شہیداں مشکل
اس میں ہر گام پہ خنجر سے گلا کٹتا ہے

بصد خلوص و بصد امتیاز اٹھاتے تھے
بہ پشتِ خویش میانِ نماز اٹھاتے تھے
مٹا کے خود کو بچایا خدا کا اُس نے دیں
جبھی تو نانا نواسے کے ناز اٹھاتے تھے

Presented By: www.ShianeAli.com

کر کے نظر انداز بُرا اور بھلا جا
خواہش جو نہیں دل میں تو مت کرب و بلا جا
تو شوق سے اغیار کی بستی میں قدم رکھ
جانا ہے اگر تجھ کو جہنم میں چلا جا

یہ جو بہارِ گلشنِ دینِ رسولؐ ہے
اور آب و رنگِ باغِ فروع و اصول ہے
انصاف کی نگاہ سے دیکھے اگر کوئی
یہ سب حسینؑ پاک کے قدموں کی دھول ہے

یہ جو الہیات کے چہرہ پہ نور ہے
اور معرفت کی بزم میں کیف و سُرور ہے
قرآنِ پاک و سیدِ لولاک کی قسم
یہ کربلا کے نور کا سارا ظہور ہے

ایماندار ایسا کہ ایماں نواز ہے
خود حق ہے اور حق کے لئے کار ساز ہے
اُس کو فقط نمازی سمجھنا نہیں درست
شبیرِ پاک بازِ مجسّم نماز ہے

لے کے جو بغضِ شہ کرب و بلا جاتا ہے
اک بُرے رخ کو سمجھ کر وہ بھلا جاتا ہے
کج روی چونکہ دکھاتا ہے سرِ راہِ حیات
اس لئے سیدھا جہنم میں چلا جاتا ہے

دفعتاً خالی میں آنکھوں کے سبو کرتا ہوں
پیش خونابہِ رگہائے گلو کرتا ہوں
بعد میں پڑھتا ہوں میں مدحتِ حیدر کی نماز
پہلے اشکِ غمِ سَرور سے وضو کرتا

Presented By: www.ShianeAli.com

اس بات پہ نہ صرف میرا اعتقاد ہے
بلکہ یہ قولِ واضحِ ربُ العباد ہے
اسلام جس کو کہتا ہے باغِ بہشت وہ
شبیر کی خریدی ہوئی جائیداد ہے

جو بطنِ معانی تھا وہ پیدا نہیں ہوتا
اور طالبِ حق اُس پہ یوں شیدا نہیں ہوتا
ہوتی نہ اگر کرب و بلا بزم جہاں میں
قربانی کا مفہوم ہویدا نہیں ہوتا

مجلس میں جس کو دولتِ شغلِ بُکا ملی
بیمارِ کربلا سے اُسی کو دوا ملی
جو حامیِ یزیدؔ بنا ہو گیا ہلاک
اُس کو شفا ملی جسے خاکِ شفا ملی

پا کر تجھے علوم کی سرتاج ہو گئی
حاصل اب اُس کے شعبے کو معراج ہو گئی
محتاج تو نہیں رہا تاریخ کا حسینؑ
تاریخ تیرے ذکر کی محتاج ہو گئی

رخ ترا صورتِ خورشید دمکتا ہے حسینؑ
بزمِ کونین میں تو واحد و یکتا ہے حسینؑ
اس قدر وجہِ تحیّر ہے ترا عزمِ صمیم
جو نبی ہے تجھے حیرت سے وہ تکتا ہے حسینؑ

پوشیدہ حجابوں میں سویرا نہ رہے گا
اطراف میں تاریکی کا ڈیرا نہ رہے گا
مظلوم سے ٹکراتے ہی مٹ جائے گی شاہی
نکلے گا جو سورج، تو اندھیرا نہ رہے گا

Presented By: www.ShianeAli.com

خلوصِ عشق کا اظہار برملا کر دے
سپردِ خنجر و تیغ و تیر گلا کر دے
حسینیت کا یہی ہے مطالبہ تجھ سے
جہاں دمشق ملے اس کو کربلا کر دے

منتخب میں نے کیا حق کا شناسا ساقی
ہے میرا مالکِ کوثر کا نواسہ ساقی
کر گیا دین کو سیراب لہو سے اپنے
کس قدر فیض رساں ہے مرا پیاسا ساقی

آئے اس شان سے سر اپنا کٹانے والے
رہ گئے ششدر و حیران زمانے والے
کربلا سے یہی آتی ہے مسلسل آواز
اِس طرح دیں کو بچاتے ہیں بچانے والے

ملتا کہیں سکون نہ حق کی سپاہ کو
پامال کرتا کفر شریعت کی راہ کو
خونِ حسینؑ پاک اِک ایسا حصار ہے
جس نے پناہ دی ہے رسالت پناہ کو

حیران کس لئے نہ ہو عرشِ بریں کا چاند
ہے آسماں کے چاند سے بہتر زمیں کا چاند
یثرب کی سرزمین پہ شکلِ حسینؑ میں
آیا ہے تیسری کو نظر چودھویں کا چاند

Presented By: www.ShianeAli.com

مدحِ جناب عباسؑ

ہزار کرتی اثر پھر بھی بے اثر رہتی
بہ اعتبارِ معانی وہ مختصر رہتی
نہ دیکھ لیتی جو کردارِ حضرتِ عباسؑ
محبت اپنی حقیقت سے بے خبر رہتی

آنکھوں سے لگی اشکوں کے ساون کی جھڑی ہے
اور جوڑے ہوئے ہاتھ بقا ساتھ کھڑی ہے
لاج اس کی رکھی حضرتِ عباسؑ نے جس جا
مدت سے محبت وہاں سجدہ میں پڑی ہے

کل تھے قرارِ قلبِ امامت بنے ہوئے
جانِ اذان و روحِ اقامت بنے ہوئے
اور آج لوحِ عصر پہ عباسِؑ نامدار
تابندہ ہیں وفا کی علامت بنے ہوئے

Presented By: www.ShianeAli.com

گرچہ اُس کا حسنِ جانِ عالمِ احساس ہے
اور بڑی خوش رنگ شے یہ آسماں کے پاس ہے
پھر بھی اِس قوسِ قزح کے ہم نہیں ہیں معترف
اِس سے بڑھ کر پُرکشش تو جذبۂ عباسؑ ہے

بصد انداز و اَوج و سرفرازی زیب دیتا ہے
برائے اہتمامِ چارہ سازی زیب دیتا ہے
کسی بھی نام کے ہمراہ وہ اچھا نہیں لگتا
فقط عباسؑ ہی کو لفظِ غازی زیب دیتا ہے

بیان شوق کی تفسیر ہو نہیں سکتی
حدیث عشق کی تحریر ہو نہیں سکتی
خلوصِ حضرتِ عباسؑ کی زمانے میں
کسی بھی لفظ سے تعبیر ہو نہیں سکتی

دیکھ آئے کوئی ساری خدائی نہیں ملتا
فرد ایسا پئے جلوہ نمائی نہیں ملتا
اِس کے لئے درکار ہے شبّیر کی تقدیر
ہر فرد کو عباسؑ سا بھائی نہیں ملتا

با صد سلیقۂ ہمہ دانی عطا کیے
موضوعِ نطق و شعلہ بیانی عطا کئے
آفاق مختصر ہیں محبت کے سامنے
غازی نے وہ وسیع معانی عطا کئے

علیؑ کو فخرِ نوحؑ و آدمؑ و الیاسؑ کہتے ہیں
حسنؑ کو تاجدارِ امن سب حسّاس کہتے ہیں
حسینؑ ابن علیؑ ہے نام معراجِ شہادت کا
کمالِ ارتقائے عشق کو عباسؑ کہتے ہیں

Presented By: www.ShianeAli.com

صدقِ دل سے سندِ حُسنِ دوامی دی ہے
لکھ کے اک طرح کی تحریرِ غلامی دی ہے
عَلَمِ حضرتِ عباسؑ کو روزِ عاشور
با ادب ہو کے فرشتوں نے سلامی دی ہے

مدحِ امام زین العابدینؑ

Presented By: www.ShianeAli.com

آلِ نبی کی جس کو محبت نہیں ملی
اُس کو خدا شناسی کی نعمت نہیں ملی
بیمارِ کربلا سے جو مخلص نہ ہو سکا
اُس ذہن کو جہان میں صحت نہیں ملی

ان میں خصوصیات بہت لاکلام ہیں
یہ ہیں بلند مرتبہ عالی مقام ہیں
سجّاد اک تو آلِ نبی دوسرے وصی
پھر تیسرے ولی بھی ہیں، چوتھے امام ہیں

یہ فقط شغلِ عبادت ہی کا دلدادہ ہے
ہر گھڑی سجدۂ معبود پہ آمادہ ہے
صرف سجاد ہے معصوم اک ایسا جس کی
ماں بھی شہزادی ہے اور باپ بھی شہزادہ ہے

درسِ وحدانیتِ ذاتِ خدا دیتا ہے
دولتِ معرفتِ ملکِ بقا دیتا ہے
ایسا معصوم ہے یہ شام کے زنداں کا اسیر
جو جفا سہہ کے بھی تعلیمِ وفا دیتا ہے

بہارِ خلد میں کرتے ہوئے شمول کھلے
مہک اٹھی وہاں خوشبوئے گلِ اصول کھلے
تھے خار ظلم کے، عابد کی رہ گزر میں جہاں
ہر اُس مقام پہ حقانیت کے پھول کھلے

جس کا دل آلِ شہنشاہِ عرب پہ آیا
بس وہی چلتا ہوا راہِ ادب پہ آیا
روح کو ہو گئی معراجِ عبادت حاصل
نامِ سجادِ حزیں جیسے ہی لب پہ آیا

Presented By: www.ShianeAli.com

باعثِ افتخارِ امامت بنی
وجہِ تابندگیِ رسالت بنی
صرف سجاد کی ہے وہ ایک شخصیت
جو عبادت گزاروں کی زینت بنی

سر تا بقدم حق کی خلافت نظر آئی
تہذیب و تمدن کی لطافت نظر آئی
سجاد میں دیکھا کرے کچھ بھی نگہِ ظلم
حق کو تو شرافت ہی شرافت نظر آئی

ذرّہ ذرّہ کو وہاں مہر بداماں پایا
موجہِ نورِ دل افروز کو جولاں پایا
گزرے ہیں عابدِ بیمار جہاں سے بھی وہاں
صحتِ فکر کے سورج کو درخشاں پایا

کر کے دیوارِ تشدد کو جو وہ شق آئی
دلربائی کی ادا سوئے رخِ حق آئی
دیکھی جب عابدِ بیمار کی فکری صحت
حق کے مرجھائے ہوئے چہرہ پہ رونق آئی

قبضہ میں اُس کے دہر کی کُل کار گاہ ہے
شہزادہِ رسول ہے شاہوں کا شاہ ہے
زندانِ شام میں نظر آتا ہے جو اسیر
اقلیمِ حریّت کا وہی سربراہ ہے

مضبوط قصرِ صدق کی بنیاد کر گئے
برباد جو تھا حق اسے آباد کر گئے
کرب و بلا میں سیّدِ سجّادِ ناتواں
خود قید ہو کے دین کو آزاد کر گئے

Presented By: www.ShianeAli.com

تعمیر سرفروشی کا ایوان کر گئے
عالم میں عام دولتِ عرفان کر گئے
زندانِ شام کے جو تھے قیدی وہ برملا
حریتِ ضمیر کا اعلان کر گئے

○

بہرِ اربابِ نظر ذوقِ نظر لائے ہیں
مشعلِ دیں کے لئے خونِ جگر لائے ہیں
جس سے ہو جائے گی سب شام کی ظلمت کا فور
ساتھ اپنے نبی زادے وہ سحر لائے ہیں

○

جہاں میں نائبِ سلطانِ مشرقین بنے
امیرِ لشکرِ شاہنشہِ حسینؑ بنے
حسینؑ جب نہ رہے رزم گاہِ ہستی میں
جنابِ سیدِ سجادؑ خود حسینؑ بنے

○

چل کے وہ محفلِ انوار میں آجاتے ہیں
خطۂ رفعتِ کردار میں آجاتے ہیں
جن کو درکار ہو افکار کی صحت افسر
سایۂ عابدِ بیمار میں آ جاتے ہیں

○

رخِ حکمت کو جلا، روح کو قوت بخشی
صدق کی ڈوبی ہوئی نبض کو طاقت بخشی
یہی کہتا ہے ہر اک مردِ حکیم و دانا
دین کو عابدِ بیمار نے صحت بخشی

○

بڑھ کر ہر اک قدم پہ نیا وار کر گئی
باطل کے چارہ ساز کو لاچار کر گئی
اک ناتواں مریض کے قدموں کی تھی وہ چاپ
قصرِ یزیدیت کو جو مسمار کر گئی

○

Presented By: www.ShianeAli.com

آزادیِ حیات کا عنواں بنا دیا
سرچشمہِ شریعت و عرفاں بنا دیا
اک ناتواں اسیر نے زندانِ شام کو
تدریسِ حُریّت کا دبستان بنا دیا

رہِ عمل میں، نہ شاہنشہِ حُنین بنے
نہ مصطفیٰؐ نہ حسنؑ اور نہ خود حسینؑ بنے
سوائے سیّدِ سجّاد اور کوئی نہیں
جو عابدینِ زمانہ کی زیب و زین بنے

بھلا کبھی کوئی تنویر گوشہ گیر ہوئی
خجل جہان میں بیداریِ ضمیر ہوئی
کرے گا قید کوئی کیا امامِ دوراں کو
کبھی سنا ہے کوئی روشنی اسیر ہوئی

عالم جو ہو وہ پیرِ جاہل نہیں ہوتا
ظلمت میں اجالا کبھی شامل نہیں ہوتا
عابد کی جو ہے قید وہ اک کارِ عبث ہے
سورج کبھی پابندِ سلاسل نہیں ہوتا

جو اِن کا مخالف تھا وہی صید ہوا ہے
اور حق کو مٹانے سے وہ ناپید ہوا ہے
جاہل ہے سمجھتا ہے جو سجاد کو قیدی
آزادی کا سورج بھی کبھی قید ہوا ہے

کونین میں بے مثل ہیں ساجد عابد
اور صبر کے میداں کے مجاہد عابد
بولی جو زمیں کس کو کہوں زینُ العباد
گردوں سے صدا آئی کہ عابد عابد

Presented By: www.ShianeAli.com

مدحِ جنابِ علی اکبرؑ

خود دینے شریعت کو سہارہ آئے
دکھلانے معارف کا نظارہ آئے
اکبر نہیں عالم میں یہ، بہرِ اصلاح
پیغمبرِ اسلام دوبارہ آئے

ایمانِ سراپا ہیں تجسیمِ عدالت ہیں
پیکر ہیں تجمل کے تصویرِ جلالت ہیں
شبیر کے ہاتھوں پہ اکبر نہیں یہ افسرؔ
آغوشِ امامت میں سرکارِ رسالت ہیں

حد نہیں جس کی بلندی کی وہ امبر ہوتے
صورتِ راہبرِ مالکِ قنبر ہوتے
کیا بتاؤں علی اکبر کے محاسن افسرؔ
ہوتا ہمراہ صحیفہ تو پیمبر ہوتے

Presented By: www.ShianeAli.com

قاتلِ رشکِ بصیرت خود بصارت ہو گئی
دفعتاً تحریر ذو معنی عبارت ہو گئی
حضرتِ شبیرؑ خود حیران ہیں اس بات پر
دیکھا تھا بیٹے کو نانا کی زیارت ہو گئی

حسین روئے شگفتہ ہے پھول کی صورت
جبیں کشادہ ہے بابِ قبول کی صورت
وہ آ کے چہرۂ اکبرؑ کو دیکھ لے افسر
نہ جس نے دیکھی ہو اب تک رسول کی صورت

دونوں ہی گلستانِ ولایت کے پھول ہیں
سر تا بہ پا نظامِ فروع و اُصول ہیں
صورت پہ انحصار اگر فیصلہ کا ہو
عباس ہیں امام تو اکبر رسول ہیں

مدحِ امامِ عصرؑ

حضور کے مثلِ عروس آج خود حیات آئی
خوشی سے کرتی ہوئی رقص، کائنات آئی
جلو میں اپنے لئے دو جہاں کا شہزادہ
سحر کا نور لُٹاتی شبِ برات آئی

نصیب ہو اُسے کس طرح زندگی کی خَیر
ہو کیوں جہاں میں بھلا ایسے آدمی کی خَیر
امامِ عصر سے جس کا نہیں ہے ربط کوئی
ہے ٹھیک گر وہ منائے گھڑی گھڑی کی خَیر

یاد جس فرد کو باطل کا فسانہ ہو گا
بس وہی منکرِ مولائے زمانہ ہو گا
دو جہاں میں کہیں ملنے کا نہیں اس کو قرار
ہاں اگر ہو گا تو دوزخ میں ٹھکانہ ہو گا

جبیں جُھکانے کی عادت ہر آن پڑ جائے
اور اُن کے ماتھے پہ واضح نشان پڑ جائے
جو شخص جان ہے محفل کی گر وہ آئے نظر
تو دوجہان کی محفل میں جان پڑ جائے

جھلک حقیقتِ کبریٰ کی اِس میں پوری ہے
اور اِس پہ دال حدیثِ رسولِ نوری ہے
نبیِ پاک و وجودِ خدا کے بعد ہمدم
امامِ عصر کی بھی معرفت ضروری ہے

کسی گوشہ میں کوئی شخصیتِ چیدہ ہے
اور پنہاں کہیں نورِ دلِ غم دیدہ ہے
جانِ محفل ہے کوئی کہتا ہے محفل کا وجود
پردہ شاہد ہے کہ اِس میں کوئی پوشیدہ ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

زندگی میری تفاخر سے عبارت ہو جائے
اپنے مقصد سے ہم آغوش بصارت ہو جائے
اے امامِ دوجہاں مرنے سے پہلے مجھ کو
کاش تیرے رُخِ انور کی زیارت ہو جائے

کمالِ عشق کا ہم کو مآل دکھلائیں
ہے جس پہ ماضی بھی شیدا وہ حال دکھلائیں
ہمارے حُسنِ نظر میں نہیں ہے کوئی کمی
ہمیں بھی کاش وہ اپنا جمال دکھلائیں

مئے بقا کے مسلسل وہ جام پیتے ہیں
اور اپنے دامنِ خواہش کے چاک سیتے ہیں
پڑھیں نماز کبھی اقتدا میں مہدیؑ کی
جنابِ عیسیٰ اِسی آرزو میں جیتے ہیں

پھر مجھے چاہے کسی وقت قضا آ جائے
حشر ہو جائے بپا روزِ جزا آ جائے
جانشینِ شہِ ابرار امامِ دو جہاں
آپ آ جائیں تو جینے کا مزہ آ جائے

وہ اختیار بغاوت کا ڈھنگ کرتا ہے
کہ حق کے شیشے پہ بارانِ سنگ کرتا ہے
امامِ عصر سے جو شخص اختلاف کرے
خدا اور اس کے نبی سے وہ جنگ کرتا ہے

بطرزِ حضرتِ شاہِ حجاز پڑھ لیتے
بصد نیاز، بہ قلبِ گداز پڑھ لیتے
وضو کیے ہوئے عیسیٰ کو اک زمانہ ہوا
وہ کاش مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے

Presented By: www.ShianeAli.com

جاں فدا کرنے کو تیار نظر آتے ہیں
رشکِ یوسف کے خریدار نظر آتے ہیں
جن کو کہتے ہیں سب افراد مسیحائے زماں
الفتِ مہدیؑ کے بیمار نظر آتے ہیں

پیشوائی کے لئے رحمتِ باری آئی
روحِ کونین پئے سجدہ گزاری آئی
جیتے جی کاش میرے کان میں آئے یہ صدا
قائمِ آلِ محمدؐ کی سواری آئی

جہان محوِ سجود و رکوع ہوتا ہے
شعورِ حق کا زمانہ شروع ہوتا ہے
طویل عرصۂ فرقت کی رات ختم ہوئی
رخِ امام کا سورج طلوع ہوتا ہے

بارگاہِ نائبِ آخر میں سر خم کیجئے
پیرویِ حکمِ سرکارِ دوعالم کیجئے
آپ ہیں بیٹھے ہوئے کس فکر میں اربابِ بزم
مہدیِٔ دوراں کا اٹھ کر خیر مقدم کیجئے

اپنے مے خواروں سے ہونے کو ملاقی آیا
اور پلاتا ہوا سب کو مئے باقی آیا
دونوں عالم پہ کئے سایۂ دامانِ کرم
میرا والی میرا آقا میرا ساقی آیا

لئے ہمراہ کوئی حُسنِ دوام آتا ہے
جو میرا جذبۂ صادق تھا وہ کام آتا ہے
پڑھنی ہے اس کے ہی پیچھے بن مریم کو نماز
جس کا ماموم نبی ہے وہ امام آتا ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

متفرقات

ہمیشہ کذب کی تقدیر میں رسوائی ہوتی ہے
صداقت کی جہاں میں انجمن آرائی ہوتی ہے
ہزار اس کو بڑھاؤ کذب پھر بھی کذب نکلے گا
گھٹاؤ لاکھ اُسے سچائی پھر سچائی ہوتی ہے

اُس کی جانب ایک بھی محبوب شے مت بھیجئے
ہاں بُری چیزیں بہر عنوان و حالت بھیجئے
اہلِ بیتِ پاک پر تو بھیجئے پیہم دُرود
اور ان کے غیر پر جی بھر کے لعنت بھیجئے

جب تلاطم میں مودۃ کا سفینہ آگیا
اور بھی اس کو سنبھلنے کا قرینہ آگیا
جب نتیجہ کفر کے ذوؤں کا یہ آیا نظر
ہر منافق کو خجالت سے پسینہ آگیا

Presented By: www.ShianeAli.com

وہ صدق کی تائید سے عاری نہیں ہوتا
جھوٹ اس کی زباں پر کبھی جاری نہیں ہوتا
کس طرح تجھے مان لوں میں صاحبِ ایماں
مومن تو اندھیروں کا پُجاری نہیں ہوتا

جہل کی جانب ہوائے گرم آنی چاہئے
فہم حق کی رد بگام نرم آنی چاہیے
مسندِ صادق کو کاذب کے حوالہ کر دیا
اپنی اس حرکت پہ تم کو شرم آنی چاہئے

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرّار بھی ہے
لئے سینے میں غمِ الفتِ فرّار بھی ہے
مالکِ خُلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس پہ تو جنت کا طلب گار بھی ہے

عقیدت کے سفر کا ایک نیا آغاز کرتا ہے
اور اپنی خوبیِ تقدیر پہ وہ ناز کرتا ہے
چلیں جب تیر فتنوں کے تو جو ہے عزم کا طائر
وہ پہلے سے زیادہ اَوج پر پرواز کرتا ہے

قلتِ عزم کو ہیں دور بھگانے والے
اور سوئے ہوئے جذبہ کو جگانے والے
ایک نئے جوشِ مودۃ کا بنے ہیں باعث
ہم پہ یہ کفر کا الزام لگانے والے

خود تنفر کا عطا مجھ کو اجازہ کر دیا
اور تابندہ رخِ ایماں کا غازہ کر دیا
کفر کا فتوٰی لگا کر مجھ پہ اہلِ جَور نے
جوشِ ایمانی کو میرے اور تازہ کر دیا

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پہ بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

بزمِ الٰہیات میں مستی نہ کیجئے
عزت کی جنس اتنی بھی سستی نہ کیجئے
دنیا کے کاروبار میں جائز ہو گر تو ہو
مذہب میں تو مفاد پرستی نہ کیجئے

خالی مے خلوص کا پیمانہ کیجئے
گر کچھ نہیں تو جراتِ رندانہ کیجئے
دادِ سخن نہ دیجئے فراز کو جناب
کچھ تو خیالِ ہمتِ مردانہ کیجئے۔

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

منفرد نعمتِ لطفِ احدی ہی ہے
گویا لمحے کے عوض اس کو صدی ملتی ہے
پیش کرتا ہے جو حق کے لئے نذرانۂ جاں
اسی انساں کو حیاتِ ابدی ملتی ہے

ظاہرا حق و صداقت کے موافق ہو گا
باطنی طور پہ اصنام کا عاشق ہو گا
کلمہ پڑھ کے رسولِ عربی کا افسر
کہے مومن کو جو کافر وہ منافق ہو گا

Presented By: www.ShianeAli.com

نقائص جس میں ہوں ارضی وہ آفاقی نہیں ہوتا
کبھی تفویض اُس کو کارِ رزّاقی نہیں ہوتا
ہو جس کے ہاتھ میں کاسہ اسے حاتم نہیں کہتے
جو خود محتاجِ مے نوشی ہو وہ ساقی نہیں ہوتا

زمانے میں کبھی نیکی کی رسوائی نہیں ہوتی
برائی سے کبھی شرمندہ اچھائی نہیں ہوتی
صحیح افکار اپنے آپ کو منوا ہی لیتے ہیں
کبھی سچائی کی عالم میں پسپائی نہیں ہوتی

نبی کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اُس کے ساتھ غمِ عشقِ غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

اگرچہ ظاہرا کچھ خوش مذاق ہوتا ہے
فریب کاری میں لیکن وہ طاق ہوتا ہے
بدلتا رہتا ہے ہر گام پہ خود اپنے اصول
وہ جس کی فکر میں شامل نفاق ہوتا ہے

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیبِ پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذابِ الٰہی تجھے مبارک ہو

لغزش کو کبھی راہ نمائی نہیں کہتے
لب بستگی کو نغمہ سرائی نہیں کہتے
محتاج کو زردار سمجھنا ہے حماقت
سائل کو کبھی حاتمِ طائی نہیں کہتے

Presented By: www.ShianeAli.com

خود اپنے دل کو سپردِ خراش کرتا ہے
اور ایک راز جہالت کا فاش کرتا ہے
بغور کیجئے صورت ملاحظہ اِس کی
یہ شخص کانٹوں میں خوشبو تلاش کرتا ہے

دولتِ انصاف کو یوں بھی نہ کھونا چاہیے
تخمِ حکمت سرزمینِ دل میں بونا چاہیے
رکھ لی ہوتی اپنی بخ ہی کی کچھ حضرت نے لاج
آدمی کچھ تو شریف النفس ہونا چاہیے

خرد کو تابعِ خبط و جنون کرتا ہے
تباہ اپنے ہی دل کا سکون کرتا ہے
فریب کار قیادت کو مانتا ہے درست
فضول اپنی ذہانت کا خون کرتا ہے

جب ہے منافقوں سے ملاقات آپ کی
دن کام کا ہے اور نہ کوئی رات آپ کی
کارِ فضول ہے سحر و شام و روز و شب
معلوم ہم کو ہو گئی اوقات آپ کی

جو تنہا ہو وہ محوِ بزم آرائی نہیں ہوتا
گدائی کرنے والا حاتمِ طائی نہیں ہوتا
جو ہوں بے علم وہ علمی مسائل حل نہیں کرتے
مریضوں سے کبھی کارِ مسیحائی نہیں ہوتا

چہرۂ فکر و نظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٔ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا دَر چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

منافقین شریعت کی پاک بازی ہے
کہ اہل مکر و دغا کی کرشمہ سازی ہے
کسی کو غلبے سے لائے کسی کو شوریٰ سے
خلیفہ سازی ہے یا اقربا نوازی ہے

میرا بصد خلوص یہی التماس ہے
اور پھر یہی اشارۂ ہوش و حواس ہے
اربابِ ظلم و جور سے تو خود کو دور رکھ
انصاف کا ذرا بھی اگر تجھ کو پاس ہے

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آس کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار، نقب زن کی طرح

Presented By: www.ShianeAli.com